﴿مولفہ﴾

حضرت افضل العلماء مولانا سید نجم الدین صاحب

مدفیوضہم صدر مجلس علمائے مہدویہ، ہند

﴿ترتیب و پیش کش﴾

سید اسحاق اسحاقی و سید عطااللّٰہ اسحاقی

ضلع کڈپہ، ۱۷رشوال المکرم ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۰رنومبر ۲۰۰۵ء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

| | |
|---|---|
| لَا اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰــه | مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰــه |
| کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں | محمدؐ اللہ کے رسول ہیں |
| اَللّٰــهُ اِلٰهُــنَـا | مُحَمَّدٌ نَّبِيُّــنَـا |
| اللہ ہمارا معبود ہے | مُحمد ہمارے نبیؐ ہیں |
| اَلۡقُرۡاٰنُ وَالۡمَهۡدِیۡ اِمَامُنَا | اٰمَنَّا وَ صَدَّقۡنَا |
| قرآن اور مہدیؑ ہمارے امام ہیں | ہم اُن پر ایمان لائے اور ہم نے اُن کی تصدیق کی |

# اظہار

گروہ مہدویہ میں ۱۰؍ردسویں محرم الحرام (یومِ عاشورہ) کونمازِ فجر کے ساتھ ہی **"بولا چالا معاف"** کروانے کا طریقہ جوزمانہ قدیم سے رائج ہے اُس کی حقیقت احکامِ خداوندی اور فرامینِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عین مطابق ہے۔

"بولا چالا" معاف کروانے کے عملِ صالح پر غیر مہدوی مشاہیر نے بھی پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ مگر اس عملِ صالح کی ادائیگی میں بھی ہمارے روایتی جوش وخروش میں کمی محسوس کی جارہی ہے جبکہ **"یوم عاشورہ"** کی اہمیت مسلمہ ہے۔

کارکنانِ ادارۂ تبلیغِ مہدویہ دُعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ مہدویوں کو رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلمؐ و مہدی موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کرنے اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین....

**محمد ابوبکر**

معتمد ادارۂ تبلیغِ مہدویہ، مشیر آباد حیدرآباد۔

المرقوم ریکم محرم الحرام ۱۴۰۱ھ

مطابق ۱۰؍رنومبر ۱۹۸۰ء

# ...... قومِ مہدویہ میں یومِ عاشورہ کی اہمیت ......

حسبِ احکام شرع شریف ہر مسلمان پر جو ذمہ داریاں اور جن کی ادائی اس پر واجب ہے، اُن کی دو قسمیں ہیں۔

ایک حقوق اللہ، دوسری حقوق العباد۔ مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، وغیرہ فرائض اور ان کے سوا تمام واجبات و سنتیں خالص اللہ کے حق ہیں، جن کا ادا کرنا بندہ پر واجب ہے اور ان کا ترک کرنا گناہ ہے۔ اگر بندہ اِن امور میں قاصر العمل ہو تو خدائے تعالیٰ اپنے حق کو معاف فرمادے۔

دوسرے وہ امور ہیں جو ایک مسلمان کی طرف سے دوسرے مسلمان پر واجب ہیں اور جن کی پابجائی اس پر منجانب شارع علیہ السلام لازم و متحتم ہے۔ وہ حقوق العباد کہلاتے ہیں۔ اِن کے بارے میں ایک حدیث میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یکذبہ ولا یحقرہ التقویٰ مہنا

دیشیر الیٰ صدرِ ثلاث مرات بحسب امری من الشران یحقرہ اخاہ المسلم، کل

المسلم علی المسلم حرام دمہ دمالہ وعرضہ (رواہٗ عظم)

ترجمہ : یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو اپنی امداد واعانت سے مایوس کرے، نہ اس کی تکذیب کرے نہ اس کی تحقیر وتوہین کرے۔ تین مرتبہ اپنے سینۂ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تقویٰ یعنی پرہیزگاری اور خدا کا ڈر یہاں ہے۔ (دن میں تین یافتہ ہو تو تمام جسم صلاحیت تو جیہ کو جاتا ہے اور اگر دل میں کوئی خرابی ہو تو تمام جسم بگڑ جاتا ہے) پھر فرمایا کہ کوئی شخص اتنی سی بات پر بھی شریر یا شرپسند کہلایا جاتا ہے کہ اگر اس نے اپنے ایک مسلمان بھائی کی توہین کی ہو۔ فرمایا ''ایک مسلمان کا خون اُس کا مال اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔''

اس فرمان واجب الاذعان کا خلاصہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر کسی جہت سے بھی ظلم نہ کرے۔ خواہ ظلم اس کے نفس پر کیا جائے، یا اس کے مال میں چوری یا خیانت کر کے اس پر ظلم کے مرتکب ہوں یا اس کی عزت وآبرو پر حملہ کر کے اس کی دل آزاری اور دل شکنی کی جائے۔ غرض ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر مطلقاً ظلم حرام ہے اور ظلم کی مذمت میں ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ :

الظلم ظلمات یوم القیامۃ

''ترجمہ: ظلم قیامت کے روز ظالم کے لئے تاریکیوں ص کا باعث ہے''

لا تظلمہ الضعفاء فتکون من اشرار لاشقیاء

''ترجمہ: یعنی کمزوروں پر ظلم نہ کرو اور قیامت کے دن بدترین اشقیاء میں تمہارا حشر ہوگا''

یہ شرعی ضابطہ ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے حقوق کو معاف فرمادیتا ہے لیکن حقوق العباد کو اس وقت تک معاف نہیں کرتا جب تک کہ دنیا میں وہ لوگ خود معاف نہ کریں، جن پر ظلم ہوا ہے یا جن کی حق تلفی ہوئی ہے۔ اس مفہوم کو ایک حدیث میں ایک واضح مثال دے کر سمجھایا گیا ہے اور اس حدیث شریف پر تمام حقوق العباد کو قیاس کیا جاسکتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

ایا کم والغیبۃ فانھا اشد من الزنا قالوا یا رسول اللہ کیف الغیبۃ اشد من الزنا قال ان الرجل تدیزنی ثم یتوب فیستوب اللہ علیہ وان صاحب الغیبۃ لا لیغفرلہ حتی یغفرلہ صاحبھا ( شرح اربعین نووی)

''ترجمہ : یعنی تم غیبت سے دورر ہو کیونکہ زنا سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ غیبت زنا سے بڑا گناہ کس طرح ہوئی۔؟ فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی کبھی زنا کا مرتکب ہوتا اور پھر توبہ کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔لیکن غیبت کو معاف نہیں کرتا جب تک کہ جس کی غیبت کی گئی ہے وہ معاف نہ کرے۔''

کتابِ مذکور میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ :

یوتی العبد کتابہ یوم القیامۃ فلا یریٰ فیہ حسنۃ فیقول یارب این صلاتی وصیامی وطاعتی فیقال لہ ذھب عملک کلہ باغتبابك للناس ویعطی الرجل کتابہ بیمینہ یریٰ فیہ حسنات لم لعملھا فیقال لہ ھذا یا اعنتا بك بہ الناس وانت لا تشعر (شرح اربعین نووی)

ترجمہ :یعنی ایک آدمی کو قیامت کے روز اس کا نامۂ اعمال دیا جائیگا اور وہ اس میں ایک نیکی بھی نہ دیکھے گا۔عرض کریگا کہ پروردگار میری نماز میرے روزے اور میری وہ سب اطاعتیں کہاں ہیں؟ حکم ہوگا تیری سب نیکیاں تو اس شخص کو دیدی گئیں جس کی تو نے دنیاں میں غیبت کی تھی۔ ایک دوسرے شخص کو اس کا نامۂ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائیگا اور وہ اس میں ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس نے دنیا میں نہیں کی تھیں۔اس سے کہا جائیگا کہ یہ نیکیاں اُن لوگوں کی تجھے دی گئی ہیں جنھوں نے دنیا میں تیری غیبت کی تھی اور تجھے اس کا علم نہ تھا۔

غیبت کے سوا تمام مظالم کی بھی یہی کیفیت ہے کہ جب تک مظلوم اس کو معاف نہ کردے ظالم کے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتے اور چونکہ قیامت کا دن 'یوم الجزاء' ہے 'یوم العمل' نہیں اس لئے وہاں برائی کے بدلے میں برائی کرنے کا موقع ہے اور نہ وہاں ایک دوسرے کے ظلم کو معاف ہی کر سکے گا بلکہ یہ صرف مکافات کا دن ہے اس لئے ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دی جائیں گی اور مظلوم کے گناہ ظالم کے حوالے کئے جائیں گے۔

دنیا میں حقوق العباد کی رعایت نہ کرنے اور ناحق و ناروا کسی پر ظلم وزیادتی کرنے یا کسی کا واجبی حق غصب کر لینے اور اپنی شرعی ذمہ داری سے سبکدوش نہ ہونے کا مواخذہ نہ صرف آخرت میں ''نقصانِ مایہ'' یعنی اپنی نیکیوں کو برباد کر لینے کا موجب ہے بلکہ آخرت میں ''شماتت ہمایہ'' یعنی سرِمحشر ذلت ورسوائی کا بھی باعث ہے۔ چنانچہ کسی کا مال سرقہ کرلیا جائے یا اس میں خیانت کی جائے تو قیامت کے روز اس بھری محفل میں جو فضیحت ورسوائی ہوگی ایک حدیث شریف میں اس کا منظر دکھایا گیا ہے۔(شرح جامع صغیر المنادی)

وفی حدیث اتق اللہ لا تاثی یوم القیامۃ ببغیر تحملہ علی رقبتك لہ مرغاء او بقرۃ لما خوار ورشاۃ لھاثواج

ترجمہ : یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو اللہ سے ڈرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی کا اونٹ چوری کرو اور قیامت کے روز تم اس کو اپنی گردن پر اٹھا کر لاؤ اور وہ بلبلا تا رہے، یا گائے ہو اور وہ 'بائیں بائیں'' کرتی رہے یا بکری ہو اور وہ ''میں میں'' کررہی ہو۔

صرف غیبت اور ان چند جانوروں کی چوری پر موقوف نہیں ہے اس کو شارع علیہ السلام نے مثال ونمونہ کے طور پر ذکر فرمایا ہے بلکہ کسی مسلمان بھائی کی کسی قسم کی بھی حق تلفی کی گئی ہو، اس کو جسمانی وروحانی تکلیف پہونچائی گئی ہو یا اس کا مال چوری کیا گیا ہو تو مرنے سے پہلے دنیا میں اپنے مظالم کو اس سے معاف کروانا نہایت ضروری ہے ورنہ اس کے معاوضہ میں قیامت کے روز اپنی نیکیوں سے دست کش ہونا پڑے گا اور میدانِ حشر میں ذلت وخواری مزید براں رہے گی۔

حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اسی مسئلہ شرعی کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ حقوق العباد کو بندوں ہی سے معاف کرانا چاہیئے۔ چنانچہ روایت ہے کہ حضرت بندگی میاں سید شاہ نعمت رضی اللہ عنہ، جب پہلی مرتبہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اپنے حالات عرض کئے تو ارشاد فرمایا کہ :

☆ ''گناہ خدائے تعالیٰ خود عفو خواہد کرو کہ غفور رحیم است اما گناہِ خلق از خلق عفو باید کنانید'' (شواہد الولایت)

خلاصہ فرمان یہ ہے کہ : '' تم نے جو گناہ خدائے تعالیٰ کے کئے ہیں اُن سے توبہ کرو وہ غفور رحیم ہے۔ خود معاف کر دیگا، لیکن گناہِ خلق کو خلق ہی معاف کر سکتی ہے۔ تم سے جن جن لوگوں کے گناہ سرزد ہوئے ہیں جاؤ اوران سے معاف کراؤ ''

اس فرمانِ صداقت نشان سے بھی یہی ثابت ہو رہا ہے کہ حقوق العباد کو بندوں سے معاف کرانا اشد ضروری ہے۔ اس فرمان کی تعمیل میں مہدویہ اس مسئلہ شرعی پر زیادہ پابندی کے ساتھ عمل کرتے ہیں۔ اس لئے ''تزکیۂ نفس'' تقویٰ اور طلبِ دیدارِ الٰہی کی اور اس کے لوازم کی اعلیٰ تعلیم سے حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے مشرف فرمایا ہے۔

اس مسئلہ کی مزید توضیح یہہ ہے کہ خدا اور رسول نے جس کام کا حکم دیا ہے یا جس سے منع کیا ہے اس پر ہر مسلمان کو شارع علیہ السلام کی تفریح کے مطابق دل سے ایمان لانا زبان سے اقرار کرنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ خواہ شارع کا حکم حقوق اللہ سے متعلق ہو یا حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہو۔ دونوں صورتوں میں ایمانِ قلبی اور اقرار لسانی کے بعد شارع کے منشاء کے مطابق اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی کا عمل شارع کے حکم یا منشاء کے خلاف ہو تو یہ قصورِ عمل ہے اس کی تلافی حقوق اللہ میں توبہ سے اور حقوق العباد میں بندہ کے معاف کرنے سے ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''غیبت کو خدائے تعالیٰ معاف نہیں کرتا جب تک کہ جس کی غیبت کی گئی ہے وہ شخص معاف نہ کرے''

پس خدا اور رسول نے ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے ساتھ جس جس سلوک کا حکم دیا ہے اور جس ظلم و زیادتی سے منع کیا ہے، اگر کوئی مسلمان اس پر عمل میں قاصر ہے تو اس کی تلافی، معافی سے ہو سکتی ہے، اس کو اصطلاحِ مہدویہ میں ''کہاسنا'' یا ''بولا چالا'' معاف کرانا کہتے ہیں۔

یہ الفاظ بہت جامع اور قصورِ عمل کے پورے فحویٰ و مطالب کو حادی ہیں۔ ان کا معنی یہ ہے کہ :

''ایک شخص دوسرے سے اپنے قصورِ عمل کا اعتراف کرتا اور درخواست کرتا ہے کہ اگر مجھ سے آپ کی
کوئی حق تلفی ہوئی ہے یعنی اگر میں نے کسی وقت آپ کی برائی کی ہے، غیبت کی ہے، چغلی کھائی ہے یا
میری طرف سے آپ کو کسی قسم کی جسمانی یا روحانی تکلیف پہونچی ہے یا آپ کا مال آپ کی اجازت
کے بغیر میرے تصرف میں آ گیا ہے تو للّٰلہ معاف کیجئے''۔

اگر چہ کہ اس عملِ خیر کے لئے کسی دن یا تاریخ کی تخصیص نہیں ہے اور توبہ کی طرح اس معافی کا وقت بھی آخر عمر تک ہے تاہم جس وقت بھی اپنے قصورِ عمل کا احساس ہو تو فوراً اس کی تلافی ضروری ہے۔

یہاں یہ امر واضح کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے بعض مہینوں میں بعض ایام کو فضیلت و بزرگی عطا فرمائی ہے اور امتِ محمدیہ کے لئے تکفیر ذنوب اور تطہیر قلوب کا ان ایام و لیالی کو ذریعہ بنایا ہے۔ ان ہی ایام متبرکہ کے منجملہ یومِ عاشورہ بھی ہے کہ یہہ بڑی فضیلت و کرامت کا دن ہے۔ چنانچہ خدائے تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسی دن پیدا کیا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ اسی دن قبول فرمائی ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی دن آسمان پر اٹھائے گئے۔ کشتی حضرت نوح علیہ السلام ختمِ طوفان کے بعد ''جودی'' پہاڑ پر اسی دن ٹھری۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نارِ نمرود سے حضرت یونس علیہ السلام بطن ''حوت'' سے حضرت ایوب علیہ السلام اسقام و آلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام فتنۂ فرعون سے اسی دن نجات پائے۔

زمین و آسمان، جبال و بحار، لوح و قلم، عرش و کرسی اور تمام ملائکہ کی پیدائش اسی دن ہوئی اور نزول باراں (بارش) سب سے پہلے یومِ عاشورہ کو ہوا۔ غالباً ان ہی فضائل و مناقب کی بناء پر خدائے تعالیٰ نے امامِ مولائے اسلام سید الشہداء کربلا حضرت سیدنا الحسین رضی اللہ عنہٗ کی شہادت کے لئے اسی دن یعنی یومِ عاشورہ کو منتخب فرمایا اور احادیث شریف سے ثابت ہے کہ قیامت بھی دسویں محرم کو واقع ہوگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت میں یہ واقعہ بھی ملتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں یہ ارشاد فرمایا کہ اگر کسی کا قرض میرے ذمہ ہو یا میں نے کسی کی جان و مال یا عزت و آبرو کو نقصان پہونچایا ہو تو وہ اسی دنیا میں مجھ سے انتقام لے لے۔ اِس فرمان پر مجمع پر ایک سناٹا تھا۔ تاہم ایک شخص اٹھا اور اپنے ایک معمولی قرضہ کا دعویٰ کیا اور حضرت ﷺ نے اس کی ادائی کا حکم دیا۔

بعض روایات سے پایا جاتا ہے کہ حضرت امام حسینؓ نے شہادت سے پہلے اپنے اہلِ قافلہ سے معافی کا عمل فرمایا تھا۔ غالباً حضرت ہی کی اتباع میں یہ طریقہ مہدویہ میں جاری ہے اور اس دن کے فضائل و مناقب کی بناء پر اس عمل کو اس مبارک دن سے وابستہ کیا جاتا ہے۔

غرض اسی دنیا میں حقوق العباد کی ذمہ داریوں سے سبکدوشی حاصل کی جاتی ہے۔ پس یہ عمل نہایت ضروری اور خدا و رسول کے احکام کے عین مطابق ہے۔

**وَاللّٰہُ اَعلَمُ بِالصَّوَابُ**

## فرامینِ حضرت سید محمدؑ جونپوری مہدی موعود علیہ السلام

| فرمودند | | ترجمہ |
|---|---|---|
| فرمودند : | ترکِ وجود راعملِ صالح۔ | ترکِ وجود عمل صالح ہے۔ |
| فرمودند : | عزت ولذّت رابگزار ودم وقدم رانگہدار۔ | عزت اور لذّت کو چھوڑ اور دم اور قدم کی نگہبانی کر۔ |
| فرمودند : | ایمان ذاتِ خدااست۔ | ایمان خدا کی ذات ہے۔ |
| فرمودند : | طالب خاشاک غیرحق از دل برکند۔ | طالب مولیٰ کو چاہئے کہ غیرحق کے کچرے کو دل سے نکال دے۔ |
| فرمودند : | وجودِ حیاتِ دنیا کفراست۔ | دنیاوی زندگی کا وجود کفر ہے۔ |
| فرمودند : | ایمانِ ما ذاتِ اللہ وایمانِ شما ذکر اللہ۔ | ہمارا ایمان خدا کی ذات ہے اور تمہارا ایمان خدا کا ذکر۔ |
| فرمودند : | ہر کہ بےادب وبددیانت و بےشرم ہرگز بخدا نہ رسید۔ | جو شخص بےادب و بددیانت و بےشرم ہوگا ہرگز خدا تک نہ پہونچے گا۔ |

............ ختم شد ............